19

سورۃ اخلاص میں عقیدہ تثلیث کی تردید اور قرآن کریم کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے

(فرمودہ 12 اگست 1955ء بمقام مسجد لندن)

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

"پہلے میں خطبہ دوں گا۔ پھر قعدہ استراحت کے بعد دوسرا خطبہ پڑھوں گا اور ان کے اور نماز کے درمیان عزیزم چودھری ظفر اللہ خاں صاحب میرے خطبہ کا انگریزی میں ترجمہ کریں گے تا کہ وہ دوست جو اردو نہ جانتے ہوں اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

میں نے حسبِ عادت سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی ہے اور پھر سورۃ اخلاص پڑھی ہے۔ رات کو میں بہت بیمار ہو گیا اور باوجود ساتھ ساتھ نیند لانے والی دوائیاں لینے کے مجھے نیند نہ آسکی۔ لیکن بعد میں اصلاحِ معدہ کی دوائیں لیں جن سے کچھ نیند آ گئی۔ اور میں اِس قابل ہوا کہ خطبہ دے سکوں۔ میں چونکہ ایک خطرناک اور لمبی بیماری سے نکلا ہوں اس لئے تھوڑا سا صدمہ بھی زیادہ محسوس ہوتا ہے اور چلتا ہوں تو کچھ بوجھ سا معلوم ہوتا ہے۔ مگر چونکہ میں نے دیکھا کہ مسجد تک آ سکتا ہوں اس لئے نماز کے لیے آ گیا ہوں۔

سورۃ اخلاص بھی ان تین سورتوں میں سے ہے جن کے بارے میں مَیں بیان کر چکا ہوں کہ وہ سورۃ فاتحہ کے مضمون کو ہی دُہراتی ہیں۔ جس طرح سورۃ فاتحہ سارے قرآن کا خلاصہ ہے اِسی طرح ان تین سورتوں میں بھی قرآن کریم کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ مضمون بہت لمبا ہے میں ایک ایک بات بیان نہیں کرسکتا ورنہ اگر اس مضمون کو مفصّل طور پر لکھا جائے تو چھ سات سو صفحات میں آئے گا۔ میں بیماری کی وجہ سے معذور ہوں اس لیے چاہتا ہوں کہ جو باتیں رہ گئی ہیں وہ نکات اختصار کے ساتھ ہی بیان کردوں۔

رسول کریم ﷺ نے قرآن کریم کی بعض سورتوں کی فضیلتیں بیان فرمائی ہیں۔ آیت الکرسی کے متعلق فرمایا کہ وہ قرآن کریم کا کوہان ہے1۔ بعض سورتوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ قرآن کریم کا چوتھا حصہ ہیں۔ سورۃ اخلاص کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ قرآن کا تیسرا حصہ ہے2۔ علماء نے اس بارے میں بہت بحث کی ہے کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اتنی چھوٹی چھوٹی سورتیں ایسے وسیع مضامین پر مشتمل ہوں۔ ہر ایک نے اس بارے میں مختلف ذوقی وجوہات بیان کی ہیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اسلام کے ساتھ سب سے زیادہ ٹکر اور سب سے لمبی ٹکر عیسائیت نے لینی تھی۔ اس لئے قرآن کریم میں عیسائیت کے غلط عقائد کی تردید پر زور دیا گیا ہے اور ان کے صحیح عقائد کی تشریح کی گئی ہے۔ عیسائیت تین خداؤں کی قائل ہے۔ ایک خدا باپ، دوسرا خدا بیٹا اور تیسرا خدا روح القدس۔ قرآن کریم بھرا ہوا ہے خدا باپ کی تعریف سے، خدا باپ کے رب ہونے کی تائید سے اور خدا باپ کے ایک ہونے کی تائید سے۔ قرآن کریم بھرا ہوا ہے خدا بیٹے کی تردید سے اور خدا روح القدس کی تردید سے۔ قرآن کریم نے خدا باپ کی خدائی کو قائم کیا ہے اور خدا بیٹے اور خدا روح القدس کی تردید کی ہے۔ اس لیے یہ صاف بات ہے کہ چونکہ خدا باپ کی تائید قرآن کریم کا تیسرا حصہ ہے اس لیے سورۃ اخلاص بھی قرآن کریم کا تیسرا حصہ ہوگی۔

یہ سوال نہیں کہ سارے قرآن کی اتنی آیتیں ہیں اور سورۃ اخلاص کی اتنی ہیں۔ پس جو سورۃ خدا باپ کی وحدانیت کو قائم کرتی ہے اور خدا بیٹے اور خدا روح القدس کی تردید کرتی ہے وہ قرآن کا ثُلث ہوگی۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ 3 میں ھُوَ "وہ" کے معنوں میں نہیں ہے۔ کیونکہ "وہ" کے معنے تب ہوتے ہیں جب ھُوَ سے پہلے کسی ایسی چیز کا ذکر ہو جس کا وہ قائم مقام ہو۔

یہاں یہ ضمیرِ شان ہے اور اس کے معنے ہیں حق یہ ہے، سچ یہ ہے، اصل پکی بات یہ ہے۔ پس اس کے معنے ہوئے اصل پکی بات یہ ہے کہ اللہ اَحَد ہے۔ دو تین الفاظ عربی میں ایک کے مفہوم کو ادا کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ایک اَحَد ہے، ایک واحد ہے اور ایک منفرد۔ یہاں احد کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ لغت کی رو سے اس کا اصل احدیت ہے اور اس کے معنے ہیں اپنی ذات میں ایک ہونا۔ انگریزی میں اس کو کہیں گے۔ "Oneness"۔ اور واحد کے معنے ہوں گے "One"۔ اور اللہ تعالیٰ کے احد ہونے کے معنے ہیں وہ ہستی جو اپنی ذات میں ایک اور غیر منقسم ہو۔ واحد کے بعد ثانی ہوتا ہے۔ اِس طرح ایک کے بعد دو تین چار ہم کہہ سکتے ہیں۔ احد کے بعد دو تین نہیں کہتے بلکہ یہ دو تین کو بالکل نظروں سے اُڑا کر پھر بولا جاتا ہے۔ اِس کا اردو میں آسان ترجمہ اکیلا ہے۔ اکیلا دو تین نہیں کہتے۔ بلکہ ایک دو تین کہتے ہیں۔ واحد کے معنے ایک کے ہیں۔ مگر جب احد کہا جائے تو دو کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ واحد میں ذہن دوسرے کی طرف جا سکتا ہے۔ لیکن احد میں ذہن دوسرے کی طرف جا ہی نہیں سکتا۔ پس اصل معنے ہوں گے اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں اکیلا اور غیر منقسم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بہت سی صفات ہیں اور یہ تمام صفات اُس کی ذات کا حصہ ہیں اور ان میں سے کوئی بھی الگ وجود نہیں رکھتی۔ لیکن عیسائی کہتے ہیں خدا بولتا ہے اور خدا بولا اور اُس سے مسیح پیدا ہوا۔ جیسے بائیبل میں آیا ہے ابتدا میں کلام 4 اور کلام سے ہی آگے سب کچھ بنا۔ گویا وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ کلام اور اس کی ذات دونوں الگ الگ وجود رکھتی ہیں۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ 5 میں احد کے معنے قرینے کی وجہ سے " کوئی" کے ہیں اور مذکور قرینے کی وجہ سے اکیلے کے معنے نہیں کئے جا سکتے۔ پس اس صورت میں اس آیت کے معنے ہوں گے کہ اس کا کوئی بھی ہم صفت نہیں نہ یہ کہ اس کا اکیلا ہم صفت نہیں۔ اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اپنی ذات میں اور اس کی صفات اُس سے الگ کوئی وجود نہیں رکھتیں۔ اور کوئی اس کا کفو نہیں۔

اب دیکھو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سورۃ فاتحہ کی تفسیر ہی ہے۔ کیونکہ سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ 6 تعریف کی مستحق وہی ذات ہے جو سب جہانوں کا رب ہو۔ پس جو ساری کائنات کا رب ہوگا وہ نہ کسی کا بیٹا ہوگا اور نہ باپ بلکہ وہ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ 7 ہوگا۔

کیونکہ اولاد کے لیے دو چیزوں کی ضرورت ہوئی۔ایک مرد کی اور ایک عورت کی جو اس کی تسکین کا موجب ہو اور اُس کی نسل اندوزی کی صفت کو ظاہر کرے۔ اللہ تعالیٰ ان سب باتوں سے پاک ہے۔ یہ سب امور رب العالمین کی تشریح ہیں۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ بھی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی تشریح ہے۔ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ بھی یہی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی تشریح ہے۔ غرض اسلام نے بتایا کہ تم اللہ تعالیٰ کی صفات کو اس کی ذات سے الگ نہیں کر سکتے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ ایک اللہ ہے، ایک خالق ہے، ایک رازق ہے اور ایک مالک ہے۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک اس کی ذات کا حصہ ہے۔اور الگ کوئی بھی وجود نہیں رکھتی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ﴿۳﴾ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ﴿۴﴾ 8 میں بھی ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت اور مالکیت میں سے کسی کا بھی کوئی الگ وجود نہیں۔ وہ سب اللہ تعالیٰ کی اندرونی صفات کی مظاہر ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے میل جول سے مرکب نہیں بلکہ اپنی ذات میں منفرد ہے۔

ایک دفعہ خلیفۃ المسیح الاوّل بیمار تھے۔ ہم اُن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے آنکھ کھولی اور فرمایا کہ ابھی مجھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے معنے سمجھائے گئے ہیں۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی مفرد ہے۔ باقی سب چیزیں مرکب ہیں۔ مادہ اور روح کے مفرد ہونے کی بحث سب لغو ہے۔ مادہ اور روح ہرگز مفرد نہیں یہ دونوں مرکب ہیں اور ان پر خدا تعالیٰ ہرگز قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا کوئی الگ وجود نہیں۔ اور احد اور مفرد صرف اللہ تعالیٰ کی ہی صفات ہیں۔ مثلاً دیکھو خالقیت انسان میں بھی پائی جاتی ہے لیکن جیسا کہ ڈاکٹر کہتے ہیں اس کی یہ صفات گوشت، روٹی اور دیگر کھانے پینے کی چیزوں سے پیدا ہوتی ہے۔ پھر عورت مرد سے ملتی ہے۔ اس طرح یہ تمام چیزیں مرکب ہو کر بچے کی پیدائش کا موجب بنتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی ہستی کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں جو مفرد بھی ہو اور پھر بھی اس کی صفات ظاہر ہوں۔

اللہ تعالیٰ احد اور مفرد ہے اور لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ہے وہ مرکب نہیں اور نہ ہی کسی کا محتاج ہے۔ کیونکہ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ بیٹا۔ مفرد پر فنا نہیں آتی، فنا ہمیشہ مرکب پر ہی آتی ہے۔ کیونکہ فنا کے معنے ہیں مرکب کے اجزاء کا الگ الگ ہو جانا۔ اور مفرد کے اجزاء نہیں ہوتے

اس لیے اُن کے کسی وقت الگ الگ ہونے کا بھی امکان نہیں پیدا ہوتا۔

پھر نیچر کا قانون دیکھو انسان کے بچے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ اُس نے مرنا ہے۔ پہاڑ کے بچے پیدا نہیں ہوتے کیونکہ وہ ایک ہی حالت میں کھڑا رہتا ہے۔ انسان مرتا ہے اسی لئے اُس کا قائم مقام پیدا ہوتا ہے۔ پس جو چیز فنا ہوتی ہے وہی مرکب ہوتی ہے۔ خدا مفرد ہے اس لئے اُس پر فنا نہیں آتی نا۔ تو یہ سورۃ فی الواقع قرآن کریم کا تیسرا حصہ ہے کیونکہ اِس میں اُن عقائد کی تردید ہے جو قرآن کے مضامین کا تیسرا حصہ ہیں اور یہ عقائد عیسائیوں کے ہیں جو کہتے ہیں کہ ابتدا میں کلام تھا اور کلام سے سب دنیا پیدا ہوئی۔ گویا یہ صفت ابتدا میں ہی الگ وجود رکھتی تھی۔ اِس طرح اس سے فلسفہ کی بھی تردید ہو جاتی ہے۔ فلسفیوں نے بھی خدا کی ذات و صفات کی قدامت کے بارے میں بہت بحث کی ہے۔ اِسی طرح مسلمانوں میں وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود کا جو مسئلہ ہے اس کی بھی اس سے تردید ہو جاتی ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ نے ان سب کی تردید کر دی ہے اور بتا دیا کہ تمہاری ساری باتیں غلط ہیں اور اَحد اور صَمَد تمہارے ان خیالات کو برداشت نہیں کرسکتا۔ اس لیے فی الواقع یہ سورۃ ثُلُثُ الْقرآن ہے کیونکہ اس نے عیسائیت کی جس سے اسلام نے سب سے زیادہ اور سب سے لمبی ٹکر لینی ہے اور جو اِس وقت دنیا کا ایک غالب مذہب سمجھا جاتا ہے تردید کر دی ہے۔ بلکہ اگر اِس سورۃ کو اُن معنوں کے لحاظ سے جو میں نے کئے ہیں سارے قرآن کا خلاصہ کہا جائے تب بھی درست ہے۔ کیونکہ حق کو قائم کرنا اور باطل کو مٹانا ہی قرآن کا اصل مقصد ہے۔ جس کو اس چھوٹی سی سورۃ نے خلاصے کے طور پر بیان کر دیا ہے۔"

(الفضل 14 ستمبر 1955ء)

1: جامع الترمذی ابواب فضائل القرآن باب ماجاء فی سورۃ البقرۃ و اٰیۃ الکرسی

2: الصحیح البخاری کتاب فضائل القرآن باب فضلِ "قل ھو اللّٰہ أحد"

3: الاخلاص: 2

4: یوحنا باب 1 آیت 1 تا 4 (مفہومًا)

5: الاخلاص :5

6: الفاتحة : 2

7: الاخلاص:4

8: الفاتحة :2 تا4